Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۲۹ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طبعی راستہ دعا مانگنے کا وہی ہے جو سورۂ فاتحہ میں بیان ہوا ہے

سورۂ ممدوحہ کے لطائف میں سے یہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ ہے کہ دعا کو مع محرکات کے بیان کیا

"غرض یہی وہ روحانی وسیلہ (اللہ تعالیٰ کی عظمت اور رحمت کا تصوّر نیز اپنی عاجزی، درماندگی اور مسکینی کا تصوّر) ہے جس سے انسان کی روح روبخدا ہوتی ہے اور اپنی کمزوری اور امدادِ ربّانی پر نظر پڑتی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالمِ بے خودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدّر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذاتِ عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمتِ کل اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدء دکھائی دیتی ہے۔ آخر اس سے ایک صورت فنافی اللہ کی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے۔ اس حالت کا نام خدا نے صراطِ مستقیم رکھا ہے جس کی طلب کے لئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبتِ الٰہی کا جو آیاتِ مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور اپنے غیر سے بکلّی منقطع کر۔ خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے دعا میں جوش پیدا کرنے کے لئے وہ اسبابِ حقّہ انسان کو عطا فرمائے کہ جو اس قدر دلی جوش پیدا کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو خودی کے عالم سے بے خودی اور نیستی کے عالم میں پہنچا دیتے ہیں۔ اِس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات ہرگز نہیں کہ سورہ فاتحہ دعا کے کئی طریقوں میں سے ہدایت مانگنے کا ایک طریقہ ہے بلکہ جیسا کہ دلائلِ مذکورہ بالا سے ثابت ہو چکا ہے درحقیقت صرف یہی ایک طریقہ ہے جس پر جوشِ دل سے دعا کا صادر ہونا موقوف ہے اور جس پر طبیعتِ انسانی بمقتضا اپنے فطرتی تقاضا کے چلنا چاہتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے خدا نے دوسرے امور میں قواعدِ مقررہ ٹھہرا رکھے ہیں ایسا ہی دعا کے لئے بھی ایک قاعدہ خاص ہے اور وہ قاعدہ وہی محرّک ہیں جو سورہ فاتحہ میں لکھے گئے ہیں اور ممکن نہیں کہ جب تک وہ دونوں محرک کسی کے خیال میں نہ ہوں تب تک اس کی دعا میں جوش پیدا ہو سکے۔ سو طبعی راستہ دعا مانگنے کا وہی ہے جو سورہ فاتحہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ پس سورۂ ممدوحہ کے لطائف میں سے یہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ ہے کہ دعا کو مع محرکات اُسکے کے بیان کیا ہے۔ فتدبّر۔" (براہینِ احمدیہ صہ ۵۳۳ حاشیہ ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

گھبراہٹ اور ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر خطبہ جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا اور نماز پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں تعلق باللہ اور محبتِ الٰہیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے مامور بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے مبعوث ہوتے ہیں تو وہ دنیا کو حقیقی خدا سے متعارف کراتے ہیں۔ اور جو لوگ ان پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ان کے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی محبت و عرفان سے لبریز کر دیتے ہیں جس کی بدولت ان کے روحانی کمالات دنیا میں ایک قیمتی اور درخشاں ہیرے کی مانند چمک اٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایک انمول اور قیمتی خزانہ کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی محبت ایک قومی جذبہ کی حیثیت سے ہماری رگ و پے میں سرایت کر جانی چاہیئے۔ سو ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے نتیجہ میں اپنے دل کو اس کی محبت و عشق سے لبریز کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس کا جذبۂ اطاعت و ایثار ترقی پذیر ہو اور اسے حقیقی کامیابی حاصل ہو۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۵۵ھش
۲۹ مئی ۱۹۷۶ء

رُؤیت کی گواہی اور ہمارا فرض!

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدیٔ معہود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے متبع ہونے کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور کُل ادیان پر اُسے غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری منفرد طور پر ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اور اس عظیم ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے اُس نے ہمارے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ہم اُس کی وراء الوراء ذات، اُس کی لامحدود صفات اور ناپیدا کنار قدرتوں پر از سرِ نو ایمان لا کر اور اُسی کے ہو کر زندگی بسر کریں۔ اگر ہم ہر طرف سے منقطع ہونے کے بعد خالصۃً اُسی کے ہو کر زندگی گزاریں گے تو وہ ہمارے لئے عجائب کام دکھلائے گا اور ہمارے کمزور اور لاشئ محض ہونے کے باوجود ہمیں غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔ سو گویا ہم اپنی طاقت سے نہیں (کیونکہ وہ تو نہ ہونے کے برابر ہے) بلکہ خدا کی غیر محدود اور ناپیدا کنار طاقت کے بَل پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کا محیّر العقول کارنامہ سرانجام دیں گے۔

اِس حقیقت کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں ذہن نشین کرایا ہے اور بار بار فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا ہماری کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اس کی غیر محدود اور ناپیدا کنار قدرتوں کے بروئے کار آنے سے ہوگا لیکن وہ اپنی قدرتیں اُنہی کے لئے ظاہر کرتا ہے جو اُس کو دل سے قادرِ مطلق یقین کرتے ہیں اور سچّے دل سے اُس کے قادرِ مطلق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اُس کی غیر محدود صفات اور ناپیدا کنار قدرتوں پر ہمارا ایمان جتنا قوی ہوگا اُسی قدر وہ ہمارے لئے اپنی غیر محدود قدرتوں کے جلوے ظاہر کر کے ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ہمیں خدا تعالیٰ کی ناپیدا کنار قدرتوں کا احساس دلانے کی غرض سے فرمایا:-

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اُس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔" (کشتی نوح)

نیز اسی ضمن میں مزید فرمایا:-

"اُس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں۔ اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اُس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ جب ایک شخص اُس کے آستانہ پر ایک نئی رُوح لیکر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اُس کی رضامندی کے لئے پیدا کر لیتا ہے تب خدا بھی اُس کے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اُس بندے پر جو خدا ظاہر ہوا ہے وہ اَور ہی خدا ہے نہ وہ خدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پر جس کا ایمان کمزور ہے کمزور کی طرح ظاہر ہوتا ہے لیکن جو اُس کی جناب میں ایک نہایت قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے وہ اُس کو دکھلا دیتا ہے کہ تیری مدد کے لئے مَیں بھی قوی ہوں۔" (چشمۂ معرفت)

پس ہمارے لئے جن کے کندھوں پر ہماری بے بضاعتی اور ناطاقتی کے باوجود اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ازبس ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ذات، اُس کی غیر محدود صفات اور ناپیدا کنار قدرتوں کی معرفت عطا کر کے جس حقیقی ایمان باللہ سے مالامال کیا ہے اُسے ہم قوی سے قوی تر کرتے چلے جائیں اور ہمیشہ ہی اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے ایک نئی روح کے ساتھ اُس کے آستانہ پر جھکتے اور اُس سے قوت طلب کرتے چلے جائیں تا وہ اپنی قدرتیں ظاہر کر کے ہمیشہ ہی ہمارے لئے عجائب کام دکھلاتا رہے اور اپنی قدرت نمائی کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرتا چلا جائے۔

اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سچے دل سے خدا کو ہر چیز پر قادر یقین کر کے اُس کے حضور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدے کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُن کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں، نہ سوجاکھے۔ وہ مُردے ہیں، نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو اُن سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ اُن کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے!!"

(کشتی نوح)

آج خدا تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص کے طور پر بحمد اللہ تعالیٰ رویت کی اس گواہی سے صرف اور صرف ہمیں ہی سرفراز فرمایا ہے۔ رُؤیت کی اِس گواہی کے ہوتے ہوئے ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہر ایک حالت مرادیابی و نامرادی میں ہمارا سر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا رہے اور اُس قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا سے قوت مانگنے کا سلسلہ مسلسل جاری رہے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے اسلام دنیا میں غالب آئے گا اور ہم اپنے عظیم مقصد میں فائز المرام ہوں گے۔

اپنے قادر و توانا، قدیر و مقتدر اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کے حضور ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہی اس کی توفیق عطا فرماتا اور ہمارے لئے اپنی قدرت نمائی سے عجائب کام دکھلاتا رہے۔ سب کچھ اُسی کے فضل اور اُس کی عطا کردہ توفیق پر منحصر ہے۔

بزمِ انجم میں کوئی آپ سا تارا تو نہیں

اُس سے بہتر کوئی دُنیا میں سہارا تو نہیں
اپنے بندوں کو کبھی اُس نے بسارا تو نہیں

ہم گنہگار سہی اُن کی نظر میں لیکن
بخششِ حق پہ حریفوں کا اجارا تو نہیں

اُن کے دامن میں صلیبیں بھی ہیں تلواریں بھی
اُن کے ہاتھوں میں مگر وقت کا دھارا تو نہیں

نت نئی ہوتی ہے اسلام کو رفعت حاصل
کل کی مانند کوئی آج ہمارا تو نہیں

لاکھ روشن ہوں مگر رُوئے محمدؐ کی قسم
بزمِ انجم میں کوئی آپ سا تارا تو نہیں

جانے کیوں تہمتِ اغیار پہ خاموش رہے
اُن کو بدنامیٔ عشاق گوارا تو نہیں

وقت کہتا ہے کوئی اَور ہی دھندا کیجے
عقل کہتی ہے محبت میں خسارا تو نہیں

یُوں نہ دیکھا تھا دعاؤں میں کبھی سوز و گداز
اِستجابت نے کہیں آج پُکارا تو نہیں!

قُربِ ایزد کی نہ کیوں اہلِ مبشر ڈھونڈیں
غیر کے پاس دلِ زار کا چارا تو نہیں

مبشر احمد

مسئلہ خلافت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

(سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل ۲۵ مئی سنہ ۱۹۷۶)

سلطان احمد پیرکوٹی

(۳)

خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو رد کر دوں۔ مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا ہے جس طرح پہلوں کو بنایا تھا۔ گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آ گیا لیکن جو کچھ بھی ہو اس نے مجھے پسند کر لیا اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے اتار نہیں سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے۔ یہ خدا کی دین ہے اور کون انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔"

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے ص۵)

"میں ایک دفعہ قسم کھا چکا ہوں اور پھر اسی ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور جو اس گھر (مسجد) کا مالک ہے اور اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو آسمان اور زمین کا حاکم ہے اور جس کی جھوٹی قسم لعنت کا باعث ہوتی ہے اور جس کی لعنت سے کوئی جھوٹا بچ نہیں سکتا کہ میں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کی کوشش کرو اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنائیو۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے خود اپنے فضل سے چن لیا ہے تو میں کس طرح اسے ناپسند کر سکتا۔ اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے اور تم اس کو لے کر نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا اور تمہاری یہ حرکت درست ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے جب دنیا کی نعمتوں کو کوئی رد نہیں کرتا بلکہ بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کس طرح رد کر دوں کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو رد کرنیوالوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے رہے ہیں۔"

(برکات خلافت ص۱۲)

"اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے۔ خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور اگر سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آ سکتا جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔"

(کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے ص۱۰)

"اگر خلیفہ اسلام میں معزول ہو سکتا تھا تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں لیکن بجائے اسکے کہ۔۔ حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے انہوں نے تلوار میان سے نکالی اور ہزارہا خارجی کو قتل کر کے رکھدیا۔ اگر خلیفہ معزول ہو سکتا تھا تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا۔ وہ تو وہی بات کرتے تھے جس کا قرآن نے ان کو حق دیا تھا جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے تو کیا کہیں گے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمانوں کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھدیا۔

دوسری مثال حضرت عثمانؓ کی ہے حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا کہ آپ خلافت چھوڑ دیں ہم آپ کو معزول کرتے ہیں حضرت عثمانؓ نے اپنے نرم مزاج ہونے کی وجہ سے تلوار تو نہیں نکالی لیکن خود اپنی جان قربانی کے لئے پیش کر دی۔ اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا منہ کالا کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی ضرورت کا مسئلہ ثابت کیا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے خلیفہ کے معزول نہ ہونے کا مسئلہ ثابت کیا گویا ابتدائی خلافت راشدہ نے اپنے عمل اور اپنے فیصلہ سے ان مسائل کو حل کر دیا تھا اور پھر ہمارے زمانہ میں آکے حضرت خلیفہ اولؓ کے عہد میں یہ سوال اٹھا اور آپ نے فرمایا تم کون ہوتے ہو مجھے معزول کرنے والے" (الفضل ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء ص۱)

"اس شخص کو خدا کی معرفت سے کوئی حصہ نہیں ملا اور وہ خدا کی حکمتوں کے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا جو یہ کہتا ہے کہ آپ خلافت چھوڑ دیں اس نادان کو کیا معلوم ہے کہ اسکے چھوڑنے کا کیا نتیجہ ہوگا پس حضرت عثمانؓ کی طرح میں نے بھی کہا کہ جو قبا خدا نے مجھے پہنائی ہے۔ وہ میں کبھی نہیں اتاروں گا خواہ ساری دنیا اسکے چھیننے کے درپے ہو جائے پس میں اب آگے ہی آگے بڑھوں گا خواہ کوئی میرے ساتھ آئے یا نہ آئے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے ابتلاء آئیں گے۔ مگر انجام اچھا ہوگا" (برکات خلافت ص۳۳)

خلیفہ کے جانشین کی تعیین اسکی زندگی میں

"ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے کے متعلق تجویز خواہ وہ اس کی وفات کے بعد کے لئے ہی کیوں نہ ہو ناجائز ہے"

(آئینہ صداقت ص۱۲)

باپ کا اپنے بیٹے کو خلافت کیلئے نامزد کرنا درست نہیں

"وہ نادان جو کہتا ہے کہ گدی بن گئی ہے اس کو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تو یہ جائز ہی نہیں سمجھتا کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ ہو ہاں اگر خدا تعالیٰ چاہے مامور کر دے تو یہ الگ بات ہے اور حضرت عمرؓ کی طرح میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

(برکات خلافت ص۲۲-۲۳)

ایک اور موقع پر اس حوالہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"باپ کو بیٹے کو نامزد نہیں کرنا چاہئیے جس طرح حضرت عمرؓ نے منع فرمایا کیونکہ جب پانچ آدمی انہوں نے نامزد کئے تو بعض نے ذکر کیا جماعت نے۔ ان میں ان کا بیٹا بھی ہونا چاہئے آپ نے فرمایا۔ اسے مشورہ میں شامل کرو خلیفہ مت بنانا۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک باپ اپنے بعد بیٹے کو خلیفہ نامزد نہیں کر سکتا"

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء ص۳)

"آپ کا اپنے بیٹے کو خلافت کیلئے پیش کرنا منافی ہے۔ صحابہؓ نے خلافت حضرت عمرؓ کی وفات کے قریب آپ کے پاس لوگ گئے اور سب نے متفقہ طور پر کہا کہ آپ کے بعد خلافت کا سب سے زیادہ اہل آپ کا بیٹا عبداللہ ہے آپ اسے خلیفہ نامزد کر جائیں مگر آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گردنیں ایک لمبے عرصہ تک ہمارے خاندان کے آگے جھکی رہی ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ یہ نعمت کسی اور کو ملے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد لوگ آپ کے بیٹے عبداللہ کو خلافت کے لئے منتخب کرتے تو یہ اور بات ہوتی مگر یہ جائز نہیں تھا کہ حضرت عمرؓ اپنے بیٹے کو خلافت کے لئے خود نامزد کر جاتے۔"

(خلافت راشدہ ص۲۰۲)

خلفاء کے کام

"انبیاء علیہم السلام کے اغراض بعثت پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہے کہ خلفاء کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری کرے پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔"

(منصب خلافت ص۲)

"نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا۔ کافروں کو مومن کرنا مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا پھر تزکیہ نفس کرنا یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں" (منصب خلافت ص۱۷)

"روپیہ اکٹھا کرنا ادنیٰ درجہ کا کام ہے خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور یقین کے ساتھ پاک کرنا ہوتا ہے روپیہ تو آریوں اور عیسائیوں کی انجمنیں بلکہ دہریوں کی انجمنیں بھی جمع کر لیتی ہیں۔ اگر کسی نبی یا اسکے خلیفہ کا بھی یہی کام سمجھو تو نعوذ باللہ یہ سخت ہتک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بے ادبی ہے اس نبی اور خلیفہ کی"
(منصب خلافت صـ۱۱)

"حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو انبیاء کے ذریعہ سے قائم ہوتا ہے خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں اور خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔"
(الفضل ۴ ستمبر ۳۷ء)

"خلیفہ نبی کی قوت قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے، ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتا ہے اور جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں"۔ (الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء)

"خلیفہ کا کام علاوہ روحانی نگہداشت کے جماعت کو متحد رکھنا اور فساد سے بچانا ہے (آئینہ صداقت صـ۱۸۳)

کیا خلیفہ غلطی کر سکتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ میں غلطی کر سکتا ہوں تو پھر خلیفہ سے غلطی کس طرح ناممکن ہے مگر پھر بھی اس کے فیصلہ کو شرح صدر کے ساتھ ماننا ضروری ہے اگر مسلمان ایسا نہ کریں تو تمہارے اندر تفرقہ اور تنفر پیدا ہو جائے گا۔ اسے مت دو اور لوگوں کو کہنے دو کہ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے تو تم بھی پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہو جاؤ گے جن کو بھیڑئیے اٹھا کر لے جائیں گے اور دنیا کی لعنتیں تم پر پڑیں گی جسے خدا نے عزت دی ہے۔ تمہارے لئے اس کی عیب جوئی جائز نہیں۔ اگر وہ غلطی بھی کرتا ہے اور اس کی غلطی سے تمہیں نقصان پہنچتا ہے تو تم صبر کرو خدا دوسرے ذریعہ سے تمہیں اس کا اجر دے گا اور اگر وہ گندا ہو گیا ہے تو جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں تم خدا کے آگے اس کا معاملہ پیش کرو وہ اگر تم کو حق پر دیکھے گا اسے خود موت دیدیگا اور تمہاری تکلیف دور کر دیگا۔"
(الفضل ۱۸ جولائی ۲۲ء)

"ہمارا عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور وہ اسے اس قسم کی غلطی نہیں کرنے دیتا جو اصولی امور سے تعلق رکھتی ہو۔"
(الفضل ۲۹ جولائی ۵۲ء صـ۲)

"یہ تو ہو سکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفہ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ ... اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر انجام کار نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہو گی گویا بوجہ اسکے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہوگی خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی۔ بے شک بولنے والے وہ ہوں گے۔ زبانیں انہیں کی حرکت کریں گی۔ ہاتھ انہیں کے چلیں گے دماغ انہی کا کام کرے گا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ان درمیانی روکوں سے گذر کر کامیابی انہی کو حاصل ہوگی اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنے گی تو وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط ہوگی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صـ۲۷۰-۲۷۱)

خدا تعالیٰ خلیفہ کو اپنی صفات بخشتا ہے

"خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو اپنے مطلب کے حافظے بھی دیا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق جاہل اور بے وقوف ہوتا ہے ..... تو اس کے کیا معنے ہیں کہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے۔ اس کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنے ہی کیا ہیں۔"
(الفضل ۲۲ نومبر ۵۵ء صـ۳)

خلفاء اور قبولیت دعا

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اسکی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اسکے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے لیکن جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔"
(منصب خلافت صـ۳۲)

خلیفہ کی عام انفرادی حیثیت

"خلیفہ ایک وجود ہے جس کو اللہ تعالیٰ انتظام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اس امر کو چھوڑ کر خود خلیفہ جماعت میں سے ایک معمولی فرد ہے اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصولوں کا ایسا ہی پابند ہے جیسے اور ممبر اور جس طرح اور لوگ سلسلہ احمدیہ کے افراد ہیں وہ ان افراد میں سے فرد ہے۔ ان کا بھائی ہے۔ ان میں سے ہی ہے اسے اس انتظام سے علیحدہ ہو کر جو جماعت کے قیام کے لئے اسکے سپرد کیا گیا ہے اور کوئی فضیلت نہیں۔ اگر وہ غریب سے غریب آدمی کے حق کو دباتا ہے تو وہ خدا کے حضور جوابدہ ہے۔"
(القول الفصل صـ۵۹)

"مگر ذاتی معاملات میں خلیفہ اور کسی کا جھگڑا ہو جائے مثلاً کسی مالی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اسے اس طرح عدالت سے اپنا فیصلہ کرانا ہوگا جس طرح دوسرے لوگ فیصلہ کراتے ہیں اور اسکو کوئی خاص رعایت حاصل نہ ہوگی۔ ..... مگر یہ دنیاوی امور کے متعلق چل سکتے ہیں جو خلافت کے کام سے علیحدہ ہوں۔"
(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صـ۲۱۲)

"اسلامی خلیفہ نظام اور قانون کا اسی طرح پابند ہے جس طرح جماعت کا ایک فرد۔ وہ قانون ساز نہیں بلکہ خدائی قانون کا تابع ہوتا ہے اور اسی قانون کو وہ لوگوں سے منواتا ہے۔"
(الفضل ۲ اگست ۳۹ء)

خلیفہ کے کام کا طریق

"میرا مذہب ہے لا خلافۃ الا بالمشورۃ خلافت جائز ہی نہیں جب تک اس میں شوریٰ نہ ہو"
(منصب خلافت صـ۴۰)

"خلیفہ کا طریق حکومت کیا ہو؟ خدا تعالیٰ نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ تمہیں ضرورت نہیں کہ تم خلیفہ کے لئے قواعد اور شرائط تجویز کرو یا اسکے فرائض بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اسکے اغراض و مقاصد بتائے ہیں قرآن مجید میں اسکے کام کا طریق بھی بتا دیا ہے وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ایک مجلس شوریٰ قائم کرو۔ ان سے مشورہ لے کر غور کرو۔ پھر دعا کرو جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے اس پر قائم ہو جاؤ خواہ وہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔"
(منصب خلافت صـ۳۴)

جیسا کہ آیت استخلاف سے ثابت ہے اور جیسا کہ آیت اولی الامر منکم سے ثابت ہے اور جیسا کہ آیت وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (آل عمران ع۱۷) سے ثابت ہے خلفاء پر گو اہم امور میں مشورہ لینے کی پابندی ہے لیکن اس پر عمل کرنے کی پابندی نہیں۔" (خلافت راشدہ صـ۲۳۳)

"خلیفہ کی سارے مسلمانوں پر حکومت ہوتی ہے ...... مذہب کا بھی پیشوا ہوتا ہے (اسلام کا اقتصادی نظام [illegible]) (۱) اس کا تقرر انتخابی ہو (۲) جہاں تک خلافت کا سوال ہے خلیفہ شوریٰ لینے کا پابند ہے شوریٰ پر عمل کرنیکا پابند نہیں (الاسلام و [illegible])

خلافت کی اہمیت و ضرورت

"نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ظہور اس دنیا میں بطور نار کے ہوتا ہے یعنی کوئی تیز نظر والا ہی اسے دیکھ سکتا ہے لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے تو پھر وہ نور ہو جاتا ہے یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے پھر شدت میں بڑھ کر مکمل نور ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے۔ پس اس روشنی کو دور تک پہنچانے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی سو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک اور چمنی بنایا جس کا نام خلافت ہے جس طرح چمنی چاروں طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھر اسکی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے اس نور کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے۔"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صـ۳۲۰)

(باقی)

درخواست دعا

مکرم سردار رحمت اللہ صاحب قادیانی کے چھوٹے لڑکے عزیز صبغت اللہ کی طبیعت گذشتہ کئی دنوں سے تشویشناک حد تک خراب ہے انہیں علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (محمد عمر بشیر
امیر جماعت احمدیہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۴۷

میں بشریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند/۱۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی/۶۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب۔ خالق سٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصر اللہ صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۸

میں محمد حمید ولد مولوی عطاء ربی صاحب قوم ساہی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ جس میں سے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی موجودہ قیمت/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ٹیوشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد حمید محلہ منو آباد نزد مسجد باب رحمت۔ نواب شاہ سندھ۔

گواہ شد۔ عبد القدوس ولد رحیم بخش صاحب مرحوم نواب شاہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد مولا بخش صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ نواب شاہ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۹

میں جنت خاتون زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ/۲۵۰ روپے

۲۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ جنت خاتون خداداد اسٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ عبد الرشید خان مسجد احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۵۰

میں سلیم اختر زوجہ حکیم محمد نصر اللہ خان صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان کچا واقع دار الرحمت وسطی ربوہ مالیتی/۶۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی چھ تولے مالیتی/۳۹۰۰ روپے۔

۳۔ سلائی مشین مالیتی/۳۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سلیم اختر زوجہ حکیم محمد نصر اللہ خان صاحب 5/A شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ حکیم محمد نصر اللہ (خاوند موصیہ) شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی جان بدر الدین صاحب حال مقیم ڈنمارک کا اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خواجہ ناصر احمد

محلہ دار البرکات۔ ربوہ

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ

جنیگو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون نمبر ۷۳۸۸۳

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی پلاٹ ۹۰×۴۰ واقع متصل ہوٹل اسلام آباد G/6/2 مارکیٹ کے بالکل قریب مشتمل بر ۵ بیڈ روم۔ ہم ملحقہ باتھ روم۔ ڈرائنگ/ڈائننگ روم (DRAWING/DINING ROOMS) دو عدد ٹیلی فون۔ ۶ چھت کے پنکھے نئے لگے ہوئے۔ خالی قبضہ اور رجسٹری کے ساتھ فوری طور پر قابل فروخت ہے۔ جو دوست اس جائیداد کو خریدنا پسند فرمائیں فون نمبر ۲۲۰۶۶ اسلام آباد سے رابطہ قائم کریں یا اس پتہ پر خط و کتابت کریں:-

SHEIKH ABDUL LATIF KHAN
BENGLOW NO. 23,
STREET No. 38
SECTOR G/6/2
ISLAMABAD

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کی طرف سے اخلاص اور قربانی کا فقید المثال نمونہ

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال آمد)

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان مخلصین جماعت کے لئے دعائیں نکلتی ہیں جنہوں نے موجودہ ہوشربا گرانی اور دیگر مشکلات کے باوجود نہ صرف چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا ۷۶-۱۹۷۵ء کا بجٹ خدا کے فضل سے پورا کر دیا ہے بلکہ سابقہ سال ۷۵-۱۹۷۴ء کے بجٹ سے بیس فیصد سے زیادہ زائد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ آمین

جس ذوق و شوق کے ساتھ دوست لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے لئے مالی سال کے آخری ایام میں مرکز میں تشریف لاتے ہیں اور پھر ان کی ادائیگی کے بعد اس توفیق پر جس انداز سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دنیا مال پر مرتی ہے مگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دلوں میں مال کی محبت اس قدر سرد کر دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرتی چلی جاتی ہے۔

ایک دوست ایک رات خاکسار کے پاس تشریف لائے۔ انہیں بیعت کئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اخلاص کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور مہدی معہود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے کر اللہ تعالیٰ نے ان پر جو عظیم احسان فرمایا ہے ان کے دل میں اس کی قدر ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی دیہاتی جماعت سے تعلق رکھنے والے زمیندار ہیں۔ پوٹلی کھولتے ہوئے انہوں نے اپنے ذاتی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی دس ہزار روپیہ سے زائد رقم خاکسار کے سامنے رکھ دی۔ اُن کی زبان پر الحمد للہ کے الفاظ تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے اس رقم کی ادائیگی اور فرض سے سبکدوشی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ہماری اکثر جماعتیں زمیندارہ جماعتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انکی فصلوں اور اُن کی آمد میں محض اپنے فضل سے بہت برکت دی ہے۔ ہزاروں دوستوں کی آمد اس دوست سے زیادہ ہوگی ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ یہ دوست بعد میں آکر اخلاص اور قربانی کے جذبہ میں ان سے کہیں آگے تو نہیں نکل گئے؟ اللہ تعالیٰ سب احباب کے اخلاص میں بہت برکت دے اور اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں بشاشتِ قلب کے ساتھ قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسے قبول فرمائے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ دوست دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ ارمئی ادائیگی کا آخری دن تھا۔ دوستوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ دفتر خزانہ کی کھڑکی پر لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ کوئی عہدیدار دس ہزار روپے لا رہے تھے تو کوئی بیس ہزار۔ کچھ ایسے دوست بھی تھے جو اپنی پوٹلیوں سے چھوٹی چھوٹی رقوم نکال کر ادا کر رہے تھے۔ سب ہشاش بشاش تھے اور شادان و فرحاں۔ اُن کی زبانوں سے الحمد للہ کے الفاظ نکل رہے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان پر عظیم ذمہ داری تھی جس سے سبکدوش ہونے کی توفیق پانے پر وہ دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ جس ذوق و شوق کے ساتھ دوست تشریف لا رہے تھے اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں یہ شدید احساس تھا کہ آج اس دوڑ میں کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عظیم معجزہ ہے۔ دنیا مال پر مرتی ہے۔ لوگ اپنے مال کو بچانے کے لئے بعض اوقات اپنے جگر گوشوں کو عاق کر دیتے ہیں۔ مال کو بچاتے بچاتے بعض اوقات جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ مگر ہم خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مال جیسی محبوب و مرغوب و مطلوب چیز کو بھی اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کے ارشاد لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے ماتحت اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کی بڑیشہ پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی کے ساتھ ساتھ مخلصینِ جماعت ہر طوعی چندہ کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی نئی نئی راہوں کے متلاشی رہتے ہیں۔ جس راہ سے بھی خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اسے راضی کرنے اور اس کا بے انتہا پیار حاصل کرنے کی وہ ہرممکن کوشش کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان تخلیق کر دیا ہے۔ دنیا میں ہوتے ہوئے ہم یوں محسوس کرتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں نہیں۔ گردوپیش کے حالات سے یکسر بے نیاز، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عشقِ خدا میں مست اپنی ہر مرغوب چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے، اسے ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اس کی حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اپنے محبوب ترین مقرب بندوں میں شامل کرے نیز غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں ہر ممکن قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ اور ان حقیر قربانیوں کو قبول کرنے کے ساتھ ساتھ محض اپنے فضل سے دنیا بھر میں جلد اسلام کو دلوں میں راسخ کر دے۔ ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کر کے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کر دے اور انہیں صحیح معنی میں اپنے بندے بنا لے۔ آمین

نظارت بیت المال آمد جہاں مخلصینِ جماعت کے لئے دعاگو ہے وہاں وہ عہدیدارانِ جماعت کی بھی شکرگزار ہے جنہوں نے بجٹ پورا کرنے کے لئے رات دن ایک کر کے کام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی انہیں بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیا مالی سال نئی ذمہ داریوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال کے آغاز ہی سے اسی محنت سے کام شروع کر دیا جائے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے گزشتہ سال کے آخری ایام میں فرمایا ہے۔ ہر دوست کی اصل آمد پر شرح کے مطابق بجٹ جلد تیار کیا جائے۔ اور بامید منظوری اس کے مطابق وصولی شروع کر دی جائے۔ زمیندار احباب سے گندم کی فصل پر ہی وصولی کا اہتمام کر لیا جائے۔ تا یہ دوست اس فرض کی ادائیگی سے ابھی سبکدوش ہو جائیں اور سلسلہ کی دوسری تحریکات کی طرف توجہ دے سکیں۔ جماعت کا قدم خدا کے فضل سے ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سالِ رواں میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے سے زیادہ قربانیوں کی مقتضی ہیں۔ اسی لئے گزشتہ سال کی نسبت امسال بجٹ میں خاصا اضافہ ہے۔ ہیں دعائیں کرتے ہوئے اس عزم کے ساتھ ابھی سے کام شروع کر دیں کہ قربانی کے جس معیار کا بھی ہم سے مطالبہ کیا جائے گا انشاء اللہ ہم اس پر پورا اترنے کے لئے رات دن ایک کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین

ناچیز خادم سلسلہ
خاکسار محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴